شذرات

گذشتہ ماہ (مئی) قاہرہ میں ایک بین الاقوامی مجلسِ مذاکرہ منعقد ہوئی تھی جس میں فقہ اسلامی کے مختلف موضوعات پر بحث کی گئی۔ یہ ایک سلسلے کی تیسری مجلسِ مذاکرہ تھی اور ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ پہلا اجتماع پیرس میں ہوا تھا، دوسرا دمشق میں اور تیسرا قاہرہ میں۔ اور اس میں شرکت کے لیے مختلف ممالک کے علما اور اساتذۂ قانون و شریعت مدعو کیے گئے تھے۔ وزارتِ قانون نے پاکستان سے دو نمائندے بھیجے تھے۔ ایک تو ہمارے ادارے کے رفیق جناب مولانا محمد جعفر پھلواروی اور دوسرے مشرقی پاکستان کے جناب معظم حسین۔ اس مذاکرے میں پہلا موضوع جو زیرِ بحث آیا مسئلہ اجتہاد تھا۔ مولانا پھلواروی نے اس موضوع پر عربی میں ایک مقالہ پڑھا جس میں یہ وضاحت سے بیان کیا گیا کہ ایک خاص دور میں کسی مصلحت سے اجتہاد کا دروازہ بند کیا گیا تھا تاکہ امت کو انتشار سے بچا لیا جائے۔ ورنہ اجتہاد کا دروازہ بند ہونے کی کوئی دلیل کتاب و سنت میں موجود نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس کتاب و سنت میں اس کی تائید و تاکید موجود ہے۔ یہ کہنا کہ اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہے دراصل خود ہی ایک اجتہاد ہے اور سب سے پہلے اسی اجتہاد کا دروازہ بند ہونا چاہیے۔ کئی فاضل مقررین نے جن میں شیخ ابوزہرہ، شیخ علی خفیف اور شیخ عبدالباسط خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں، اس مقالے کے متعدد نکات کی تائید فرمائی۔ مولانا پھلواروی کے مقالے کا ترجمہ ثقافت کے کسی آئندہ شمارے میں شائع کیا جائے گا۔

پاکستان اکیڈمی برائے ترقی دیہات نے بھی محکمۂ اوقاف مغربی پاکستان کے تعاون سے پشاور میں ایک مجلسِ مذاکرہ کا اہتمام کیا تھا جس میں دو سو کے قریب علما شریک ہوئے۔ ان میں علمائے دین بھی تھے اور دوسرے علوم کے ماہرین بھی۔ یہ مذاکرہ ایک ہفتہ جاری رہا اور مختلف موضوعات پر مقالے پڑھے گئے۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ (لاہور) کے دو رفقا مولانا محمد حنیف ندوی اور مولانا محمد جعفر پھلواروی نے بھی اس مذاکرے میں شرکت فرمائی اور مقالے پڑھے۔ جناب پھلواروی صاحب کا مقالہ "امام و خطیب اور کسبِ معاش" مئی کے ثقافت میں شائع ہو چکا ہے اور جناب ندوی صاحب کا مقالہ ثقافت کے کسی آئندہ شمارے میں پیش کیا جائے گا۔ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے شیخ التفسیر مولانا شمس الحق افغانی نے بھی اس مذاکرہ میں "اسلام اور ترقی" کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا تھا جو پیشِ نظر شمارے میں شامل کیا گیا ہے۔

(رزاقی)